واضح کرنے کی غرض سے حضرت ابراہیم کے تذکرہ میں ان کی اہلیہ کو خطاب کے وقت کے قرآنی الفاظ سند اً پیش فرمائے

قالوا اتعجبین من امر اللہ رحمت اللہ و برکاتہ علیکم اھل البیت
کہا انہوں نے (فرشتوں نے) تعجب کرتی ہیں آپ اللہ کے کام پر اللہ کی رحمت اور برکتیں ہیں تم پر (اے) گھر والی۔

اہل بیت سے مراد زوجہ ابراہیم علیہ السلام ہے نہ کہ میرا خاندان ابراہیم۔ وہ شیعہ دوست جھوم جھوم گیا۔ اور پھر جذبات کے وفور میں کہا شاہ جی میں قیامت کے روز اللہ کے سامنے آپ کا دامن پکڑ کر کہوں گا کہ اے اللہ انہوں نے ہماری برادری کو سیدھی راہ نہ دکھائی ورنہ یہ سب کچھ کرسکتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ ہدایت و ضلالت کسی کے بس کا روگ ہی نہیں جبکہ باری عزاسمہ نے خود حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات گرامی کو ارشاد فرمایا

نک لاتھدی من احببت و لکن اللہ یھدی من یشاء

پروفیسر شاہد محمود کاشمیری

ہے نگاہوں میں روئے نورانی

شاہ صاحب کی ذات کیا کہیے تھی بہارِ صفات کیا کہیے
وہ گئے، دل کا بوستاں اجڑا دل کی اب واردات کیا کہیے
ہجر کی رات آگئی ایسے بن گیا دن بھی رات کیا کہیے
ہے نگاہوں میں روئے نورانی لب پہ ہے ان کی بات کیا کہیے
اے جہانگیرِ گردشِ حالات! میری تیغِ ممات کیا کہیے
بعد تیرے وطن پہ کیا بیتی تجھ سے جانِ حیات کیا کہیے
راہبر، راہزن ہوئے ثابت لُٹ گئی کائنات کیا کہیے
اپنے اہل وطن کی سازش سے ہو گئی ہم کو مات کیا کہیے
غیر ممکن ہے غم کے ماروں کی درد غم سے نجات کیا کہیے
ملک میں انتشار ہے ہر سو اور دشمن کی گھات کیا کہیے

شاہ صاحب کو دے کوئی آواز
جل اٹھے شش جہات کیا کہیے